فیضانِ سرپرستِ دعوتِ اسلامی

حضرت علامہ مولانا مفتی عبد الحلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

- تلاوت کا ذوق و شوق 17
- حیرت انگیز قوت حافظہ 20
- عشق مدینہ 28
- حقوق اللہ کی پاسداری 43

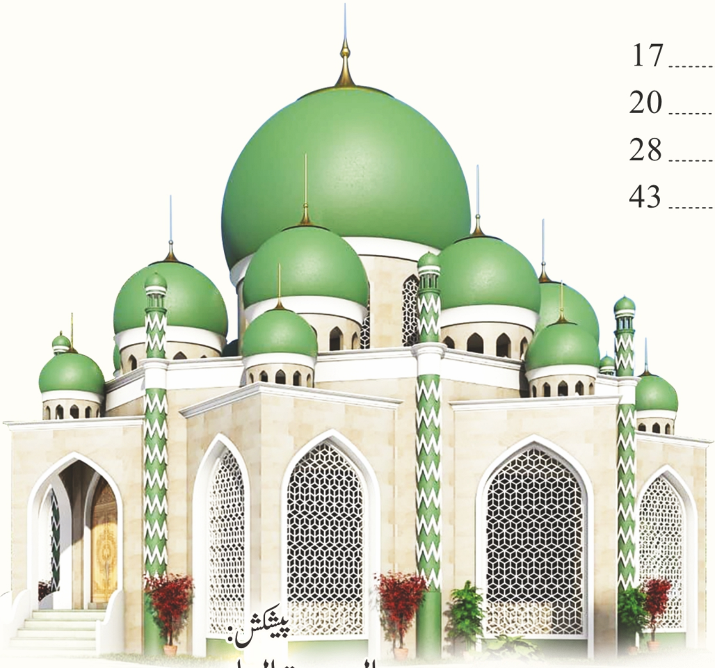

پیشکش:
المدینۃ العلمیہ ہند

مکتبۃ المدینہ ہند MAKTABA TUL MADINA INDIA

DAWATEISLAMI INDIA

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام (مُسْتَطْرَف، ج۱، ص۴۰، دارالفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب	:	فیضانِ سرپرست دعوت اسلامی رحمۃُ اللہِ علیہ
مرتب	:	مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی، ہند)
صفحات	:	48 Batch No.: A-40-07-07
اشاعت اوّل	:	فروری 2024ء
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی۔ ہند)

www.maktabatulmadina.in

feedbackmmhind@gmail.com

For Home Delivery of Books Please Contact on (T&C Apply) +91-9978626025

فہرست

دُرُود شریف کی فضیلت	3	بیعت وخلافت	23
ولادتِ باسعادت	3	مریدین کی لیے دعا	24
والدین کریمین	3	سرپرستِ دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات	26
خاندانی پس منظر	4	عشقِ مدینہ	28
اِبتدائی تعلیم	4	سنہری جالیوں کے سامنے (نعت پاک)	29
مدرسہ منظرِ اسلام میں داخلہ	7	آپ کی تصانیف	30
چند مشہور اساتذہ	7	آپ کے تلامذہ	31
درس وتدریس	8	طلبہ کو ہدایات	32
مدرسہ نعیمیہ چھپرہ بہار میں آمد	9	سرپرستِ دعوتِ اسلامی کے ملفوظات	33
ناگپور میں آمد	10	نماز سے محبت	34
درد مند مبلغ	12	نکاح	36
دعوت اسلامی سے وابستگی	13	اَولاد	36
دعوت اسلامی کی سرپرستی	14	جانشینِ سرپرستِ دعوتِ اسلامی	36
شب وروز کے معمولات	15	سرپرستِ دعوتِ اسلامی کا مقام علمائے کرام کی نظر میں	38
تلاوت کا ذوق وشوق	17	سرپرستِ دعوتِ اسلامی کے متعلق بانیِ دعوت اسلامی کے جذبات	42
وقت کی پابندی	18	بیماری میں بھی حُقوقُ اللہ کی پاسداری	43
حیرت انگیز قوتِ حافظہ	20	وصالِ پُرملال	44
عجز وانکساری	21	مجلس مزاراتِ اولیاء	44
تحمل وبُردباری	22	ماخذومراجع	48

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فیضانِ سرپرستِ دعوتِ اسلامی رحمۃُ اللہِ علیہ

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: مجھ پر دُرود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، سرپرستِ دعوتِ اسلامی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، قائدِ قوم وملّت، فقیہِ اہلسُنّت، حضور فقیہِ اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی عبد الحلیم رحمۃُ اللہِ علیہ کا نام عبد الحلیم اور لقب فقیہِ اسلام ہے، جب کہ سلسلۂ نسب عبد الحلیم بن محمد منیر الدین بن شیر علی بن حبِ علی بن رمضان علی بن امانت علی صدیقی رحمۃُ اللہِ علیہم ہے۔[2]

ولادتِ باسعادت

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 4 جنوری 1937ء کو قصبہ دَدری ضلع سیتامڑھی، بہار انڈیا میں ہوئی۔

والدین کریمین

آپ کے والد بزرگوار کا اسمِ گرامی محمد منیر الدین صدیقی اور والدہ محترمہ کا نام فاطمہ بیگم تھا۔

1 ...... فردوس الاخبار، ۲/۴۱۷، حدیث: ۳۱۴۹

2 ...... فتاویٰ حلیمیہ، ص ۴۲

خاندانی پس منظر

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک بھائی اور تین بہنیں تھیں۔ بھائی کا نام تسلیم عرف چھوٹے ہے۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے چار چچا تھے۔ جن میں سے تین آپ کے والد محترم سے بڑے اور ایک چھوٹے تھے۔ بڑے چچاؤں کے اسم گرامی یہ ہیں: (1) جناب اقبال علی ،(2) جناب علی ، (3) جناب رستم علی اور چھوٹے چچا کا نام صلاح الدین صدیقی تھا۔

نہالی رشتہ : آپ کی والدہ محترمہ آپ کے آبائی گاؤں ددری سے 2 کلو میٹر پورب ”شریف پور“ کی رہنے والی تھیں۔ آپ کے نانا ”نبی بخش“ گاؤں کے سرکردہ افراد میں سے تھے۔ آپ کے تین ماموں (1) جناب محمود ،(2) جناب عبد الحمید اور (3) جناب عیسیٰ ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

اِبتدائی تعلیم

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر کے قریب مولانا عبد الحکیم صاحب سے حاصل کی۔ ابتدائی چند کتابیں پڑھنے کے بعد کسی اچھے مدرسے کی تلاش و جستجو میں تھے کہ ایک بد مذہب عالم نے آپ کے خاندانی اثر و رسوخ، آپ کی خداداد صلاحیتوں اور ذہانت و فطانت سے فائدہ اٹھانے کے لیے آپ کا دھوکے سے بد مذہب کے مدرسے میں داخلہ کروا دیا۔ وہاں کے اساتذہ نے جب آپ کی خاندانی عزت و شرافت کو دیکھا، تو آپ رحمۃُ اللہ علیہ کو بد مذہبیت میں ڈھالنے کی ہر ممکن کوشش کرنا شروع کر دی ، اور اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات سے برگشتہ کرنے میں دن رات ایک کر دیا۔ مگر قدرت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا، جس کے ذریعے وہ

بدمذہبیت کو فروغ دینا چاہتے تھے، ربِّ کریم نے اسے سنیت کو فروغ دینے کا ذریعہ بنا دیا، اور آپ رحمۃُ اللہ علیہ آگے چل کر سنیت کے لیے مضبوط قلعہ ثابت ہوئے۔

ایک مرتبہ ایک بدمذہب عالم نے آپ کے سامنے کہا: مولانا جامی بھی بریلوی عقیدہ رکھتے تھے۔ اس کا یہ جملہ آپ کو عجیب لگا کیوں کہ بریلویت کی اصطلاح تو بہت بعد کی ہے اور مولانا جامی تو پہلے کے بزرگ ہیں۔ بہر حال اس کا یہ جملہ آپ کے فکر و خیال میں گردش کرنے لگا۔ رفتہ رفتہ آپ رحمۃُ اللہ علیہ کی حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ بدمذہبیت آپ کے دل میں کسی حد تک گھر کرنے لگی۔ بچپن میں عقائد کے بارے میں سدھ بدھ ہی کتنی ہوتی ہے، اور ابتدائی درجات میں جیسا پڑھایا گیا ویسا پڑھا، جیسا سنا ویسا سمجھا، حتی کہ میلاد فاتحہ سے بھی کسی حد تک دل میں نفرت ڈالی جا چکی تھی، اعراسِ بزرگان اور تقریباتِ اہلسنت سے بھی بہت حد تک دل میں بیزاری پیدا ہو چکی تھا۔ اس کے علاوہ دیگر معمولات اہلسنت سے بھی دل بیزار رہنے لگا۔ لیکن کہتے ہیں نا کہ ؎

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

بدمذہب جب اپنا داؤ چل چکے تھے قریب تھا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے مولانا عبد الباری نے ایک سنی ادارہ "مدرسہ نور الھدی" میں داخلہ کروا دیا۔

ایک مرتبہ جب اسی مدرسے میں زیرِ تعلیم تھے، آستانے کے احاطے میں کھڑے تھے کہ وہاں پر شیرنی تقسیم ہونے لگی مگر آپ نے فاتحہ کی نیاز سمجھ کر اسے لینے سے گریز کرنے کی کوشش کی مگر چوں کہ جس دروازہ سے نکلنا تھا وہیں پر شیرنی بٹ رہی تھی اور آپ کو چاہے نہ

چاہے لیناہی پڑا، نہ چاہتے ہوئے بھی آپ نے لے تو لی لیکن باہر نکل کر اپنے ہم سبق مولانا عبد اللطیف صاحب سے کہنے لگے: یہ شیرنی تم لے لو، تو انہوں نے کہا: تم کیوں نہیں کھاتے؟ آپ نے جواب دیا: لیناہو تولے لو ورنہ کہیں رکھ دوں گا۔ آخر کار مولانا صاحب نے بے ادبی کے ڈر سے اسے لے کر کھالیا، اور یہ سارا ماجرا حضرت علامہ مولانا محمد مطیع الرحمن (رحمۃُ اللہ علیہ) سے کہہ سنایا، جو اس وقت مدرسہ نور الہدی کے مہتمم و شیخ الحدیث تھے۔ پھر ایک دن حسب موقع حضرت علامہ مولانا محمد مطیع الرحمن (رحمۃُ اللہ علیہ) نے بدمذہبوں کے اصلی چہرے کی نقاب کشائی کی اور بنیادی اختلافات کا ذکر فرما کر دلائل و براہین کی روشنی میں ان کے عقائدِ باطلہ کی پوری پول کھول کے رکھ دی اور معمولات و عقائد اہلسنت کو دلیلوں کی زبانی خوب واضح اور روشن کیا اور فرمایا کہ معمولات و عقائدِ اہلسنت وہی ہیں جو سوادِ اعظم کے عقائد و معمولات تھے حتی کہ آپ رحمۃُ اللہ علیہ کو بدمذہب مولوی کی وہ بات یاد آگئی کہ حضرت مولانا جامی بھی بریلوی عقیدے کے تھے۔ آپ کا دل حق سمجھنے کی طرف مائل ہو گیا اور آپ سمجھ گئے کہ اس کا مطلب علامہ جامی رحمۃُ اللہ علیہ سوادِ اعظم یعنی صحابہ اور تابعین کے مسلک پر تھے اور مسلک اعلیٰ حضرت بھی یہی ہے۔ حضرت علامہ مولانا محمد مطیع الرحمن (رحمۃُ اللہ علیہ) کی باتوں نے آپ کے دل میں ایسا گھر کیا اور حق و ہدایت کے ایسے روشن نقوش چھوڑے کہ تادمِ حیات آپ نہ صرف مسلک اہل سنت سے وابستہ رہے بلکہ جہاں جہاں گئے سنیت کا مضبوط قلعہ چھوڑ آئے اور زندگی بھر فانوسِ ہدایت بن کر اہلسنت و جماعت کو روشنی فراہم کرتے رہے۔

مدرسہ نورالہدی میں آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے ماہر اساتذہ کی نگرانی میں فارسی اور عربی کی چند ابتدائی کتابیں پڑھیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مدرسہ منظرِ اسلام میں داخلہ

1952ء کی بات ہے جب آپ رحمۃُ اللہ علیہ عمر شریف کی پندرھویں بہار میں قدم رکھ چکے تھے۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے جذبات دل میں انگڑائیاں لینے لگے۔ اس زمانے میں ہند کے شہر بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ کے قائم کردہ منظر اسلام کا بول بالا تھا، دور دور سے طالبان علوم نبویہ اپنی پیاس بجھانے کے لیے اس کا رخ کرتے اور اس علمی چمن سے اپنے دامن کو گوہر مراد سے بھر کر جاتے۔ چناں چہ آپ رحمۃُ اللہ علیہ بھی مفتی عزیز الرحمن صدیقی کے کہنے پر منظر اسلام تشریف لائے اور داخلہ لے لیا۔ میزان و منشعب سے لے کر کتب احادیث تک کی تعلیم آپ نے یہیں مکمل فرمائی۔ آپ کی خداداد ذہانت و فطانت کو دیکھ کر اساتذہ آپ پر خوب شفقت و عنایت کا فیضان لٹاتے، حتی کہ ان ماہر اساتذہ کی کرم نوازیوں نے آپ کو وقت کا فقیہ اور عظیم عالمِ دین کی صورت میں تبدیل کر دیا۔ 1958ء میں درس نظامی کی تکمیل کے بعد مقتدر علما اور مشفق اساتذہ نے دستارِ فضیلت سے نوازا۔

چند مشہور اساتذہ

آپ رحمۃُ اللہ علیہ کی زندگی کو نکھارنے میں یوں تو اور بھی اساتذۂ کرام نے اہم کردار ادا فرمایا، لیکن ان میں صرف چند کے نام ہم یہاں اختصار کے پیش نظر درج کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

(1) محدث اعظم بہار علامہ مفتی احسان علی قادری رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ

(2) نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم ہند حضرت علامہ ابراہیم رضا خان قادری رحمۃُ اللہ علیہ

(3) بحر العلوم حضرت علامہ مفتی افضل حسین قادری مونگیری رحمۃُ اللہ علیہ

(4)حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمن قادری رضوی نوری رحمۃُاللہ علیہ

(5)عمدۃ المدرسین حضرت علامہ و مولانا قاری مفتی جہانگیر احمد قادری رضوی رحمۃُاللہ علیہ

(6)شیخ العلما علامہ غلام جیلانی اعظمی رحمۃُاللہ علیہ

(7) حضرت علامہ مولانا عبد الجلیل رضوی رحمۃُاللہ علیہ

آپ رحمۃُ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ یوں تو سارے اساتذۂ کرام کی تربیت کا زندگی میں کوئی نہ کوئی رنگ ہے، لیکن علم کے ساتھ عملی تحریک کا جذبہ بیدار کرنے میں فخر زمن مفتی جہانگیر صاحب اعظمی رحمۃُاللہ علیہ کا بڑا ہاتھ ہے۔

درس و تدریس

پیارے اسلامی بھائیو! درس و تدریس وہ اہم مشغلہ ہے جس کے ذریعہ علمی وراثت، جذبہ تبلیغِ دین و سنت اور احساس تزکیہ نفس کی منتقلی کا کام بحسن وخوبی انجام دیا جاسکتا ہے۔ استاد ہی طلبہ کو حق و باطل، جائز و ناجائز اور حلال و حرام کے درمیان فرق کرنا سکھاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دینی استاد کو روحانی باپ کہا جاتا ہے۔ تدریس کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ حضور رحمت عالمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود بھی اپنے معلم ہونے کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا“. یعنی مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔[1]

کتنے خوش نصیب ہیں وہ علما جن کو پڑھنے کے بعد پڑھانے کا موقع ملا۔ حضور سرپرست دعوت اسلامی مفتی عبد الحلیم رحمۃُ اللہِ علیہ کی ذات بھی انہیں خوش نصیبوں میں سے ہے جن کو فراغت کے فوراً بعد مسندِ تدریس پر بیٹھنے کا موقع عنایت ہوا۔

---

1 ...... سنن ابنِ ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء، 1/150، حدیث: 229

آپ رحمۃُ اللہ علیہ کی مہارت علمی اور فضائل و کمالات کو دیکھ کر آپ کے اساتذۂ کرام نے آپ کو منظرِ اسلام (آپ کے مادر علمی ہی) میں تدریس پر مامور کر دیا، جو اس بات کا اشارہ ہے کہ منظر اسلام کے اساتذہ آپ رحمۃُ اللہ علیہ کی علمی صلاحیتوں سے کافی مطمئن اور متاثر تھے۔

آپ رحمۃُ اللہ علیہ کی فراغت 1958ء میں ہوئی، تقریباً 2 سال تک آپ نے یہاں پر درس و تدریس کا فریضہ انجام دیا اور دور دراز سے تشریف لائے طلبہ کرام نے آپ سے علوم و معرفت کے خوب جام نوش کئے۔

مدرسہ نعیمیہ چھپرہ بہار میں آمد

1960ء میں اپنے ایک استاد کے کہنے پر مدرسہ نعیمیہ چھپرہ بہار میں بحیثیت مدرس تشریف لائے، یہاں آپ رحمۃُ اللہ علیہ جہاں ایک طرف طالبانِ علوم نبویہ کو علم و معرفت کا جام پلاتے، وہیں دوسری طرف علاقے کے متلاشیان حق (حق کی تلاش کرنے والوں) کو اپنی زبان و قلم سے حق وہدایت کا جام پلاتے رہے۔ آپ کی زبان میں اللہ پاک نے وہ تاثیر رکھی تھی کہ 6 سال کی قلیل مدت میں پورا علاقہ آپ کا گرویدہ ہو گیا، ایک ایسا وقت جب بد مذہبیت کا طوفان عوام کو اپنے چپیٹ میں لے رہا تھا، آپ نے ہر چھوٹے بڑے جلسوں میں شرکت کر کے اس کے خلاف مضبوط باندھ باندھا اور عقائد و معمولات اہلسنت کی خوب حفاظت کی۔ آج بھی چھپرہ کے مسلمان آپ کے اس احسان عظیم کو بھلا نہیں سکتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ناگپور میں آمد

1966ء کو علامہ مشتاق احمد نظامی رحمۃُ اللہِ علیہ کے کہنے پر ناگپور کے لیے رخت سفر باندھا، اور "جامعہ عربیہ اسلامیہ" پہنچے۔ یہاں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نہ صرف ایک مدرس کی حیثیت سے منتخب ہوئے بلکہ نائب مفتی کا بھی عہدہ آپ کو سونپ دیا گیا۔ جامعہ عربیہ میں جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو حافظ ملت کے استاد پیر طریقت مفتی عبد العزیز خان اشرفی نعیمی فتحپوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا، اور ایک کمرے میں لاکر آپ کو بیٹھاتے ہوئے کہا کہ یہ درسگاہ ہے اور یہ آپ کے طلبہ ہیں۔ 1966ء سے 1975 تک تقریباً 9 سال یہاں پر آپ خدمت تدریس انجام دیتے رہے اور باضابطہ درس گاہ میں رہ کر اس کے بعد کہیں تدریس نہیں فرمائی۔

آپ کا انداز تدریس بڑا دلچسپ، احسن اور اچھو تالب ولہجہ، طلبہ کے ساتھ ہمیشہ نیک برتاؤ، طلبہ کے حقوق کی پاسداری، کبھی کسی طالب علم پر غیر شرعی سختی نہ ہو اس کا حد درجہ خیال کرتے تھے۔ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ عرب شریف میں حضرت کے کمرے میں ایک مرتبہ ملنے گیا حسن اتفاق کہ کمرے میں حضرت تنہا تھے۔ دوسرا کوئی نہ تھا۔ جب میں نے حضرت کے چہرے پر غور کیا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی آنکھیں اشکبار تھیں میں نے رونے کا سبب دریافت کیا، تو فرمانے لگے: ابھی میں نے ایک حدیث شریف پڑھی ہے، جس کا مفہوم ہے: جو اپنے مسلمان بھائی سے معافی مانگے کسی تکلیف کی وجہ سے جو اس کو پہنچائی اور وہ اس کو معاف نہ کرے تو حوض کوثر پر وہ مجھ سے ملاقات نہیں کرے گا۔[1]

---

1 ... عِفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ وَبِرُّوا آبَاءَكُمْ تَبَرَّكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ وَمَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ مُتَنَصِّلًا فَلْيَقْبَلْ ذٰلِكَ مِنْهُ مُحِقًّا كَانَ أَوْ مُبْطِلًا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ. (مستدرک، کتاب البر والصلة، باب بروا آباء کم تبرکم ابناء کم، 5/213، حدیث: 7340)

مذکورہ حدیث شریف کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کہنے لگے کہ ایک مرتبہ جامعہ میں ایک طالب علم کو کسی وجہ سے درسگاہ سے باہر نکال دیا تھا، پھر وہ مجھ سے معافی مانگتا رہا، لیکن میں نے کسی وجہ سے اس کو اندر نہ لیا۔ حالاں کہ حضرت کا یہ عمل اس بچے کی اصلاح کے لیے تھا مگر پھر بھی مذکورہ حدیث کو پڑھنے کے بعد حضرت روتے رہے حتی کہ آپ کی آواز بلند ہو گئی اور زبان اقدس سے بے ساختہ یہ الفاظ جاری تھے "یا اللہ میں نے معاف کر دیا، یا اللہ میں نے معاف کر دیا"۔ دیر تک آپ رحمۃُ اللہ علیہ یہ کہتے رہے اور روتے رہے۔

اللہ اللہ ذرا تصور کیجیے! اپنے شاگرد کو صرف درسگاہ سے نکالنے پر اور اس کی اصلاح کے لیے اس کا عذر قبول نہ کرنے پر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کس قدر ندامت کے آنسو بہاتے رہے۔ یقیناً آپ ہم سب کے لیے مشعل راہ ہیں۔ اس واقعہ سے جہاں آپ کے خوف خدا کا اندازہ ہوتا ہے، وہیں آپ طلبہ کے حقوق کا کس قدر خیال فرماتے تھے، اس بات کا بھی واضح ثبوت ملتا ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے اخلاص کا صدقہ نصیب فرمائے۔ اٰمین

یوں تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی جائے پیدائش علمی اعتبار سے زرخیز صوبہ بہار ہے، لیکن تدریس کے دوران ناگپور کو اپنا مسکن بنا لیا تھا، چوں کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اکثر سفر پر رہتے اور زیادہ تر سفر جنوب ہند کا ہوا کرتا تھا، اور بہار کے بنسبت ناگپور سے سفر آسان تھا۔ سفر کے علاوہ زیادہ تر یہیں قیام فرماتے تھے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی زندگی کتنی مثالی تھی کہ خدمت دین کے لیے اپنا آبائی گاؤں تک چھوڑ دیا۔

درد مند مبلغ

رب کریم قرآنِ حکیم میں ارشاد فرماتا ہے:﴿ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔[1]

اللہ پاک نے اپنے راستے کی طرف بلانے کے لیے تین چیزوں کا ذکر فرمایا ہے: (1)حکمت،(2)اچھی نصیحت اور(3)عمدہ طریقہ پر گفتگو۔

اللہ تبارک وتعالٰی نے حضور سرپرست دعوت اسلامی کی ذات میں یہ تینوں اوصاف بحسن وخوبی عطا فرمائے تھے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ دعوت وارشاد کا خاصہ آپ کو موروثی عطا ہوا ہے، اور کیوں نہ ہو کہ آپ کے والد محترم کے اندر دینی تبلیغ کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے والد محترم کوئی عالم تو نہ تھے، مگر علما کی محبت ان کے اندر بدرجہ اتم موجود تھی اور تبلیغ قرآن وسنت کا ایسا جذبہ تھا کہ ایک عالمِ دین کی کفالت فرماتے اور ان کو فکر معاش سے فارغ کر کے علاقے میں قرآن وسنت کی تبلیغ اور نیکیوں کی دعوت کو عام کرنے میں لگا دیتے۔ دین کا یہی درد اور علما سے اس بے لوث محبت کا صلہ اللہ کریم نے آپ کو عبدالحلیم رحمۃُ اللہِ علیہ کی شکل میں ایک ممتاز عالم دین اور درد مند مبلغ سے نواز کر عطا فرمایا۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک عظیم مبلغ کی صورت میں اسلامی تعلیمات کو دنیا بھر میں عام کیا۔ آپ جہاں جاتے غیر محسوس طریقے سے اس علاقے کا ماحول بدل جاتا، سنتوں کی بہاریں عام ہو

---

[1]... پ14، النحل:125

جاتیں، سنیت کا بول بالا ہوتا، سرزمین ہند کے چہار جانب آپ کے تبلیغی دورے ہوئے اور کامل مبلغ کا فریضہ انجام دیتے۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ایسے بااثر مبلغ تھے جہاں جاتے سنت کی بہاریں چھوڑ آتے۔ ایسے دیہی علاقوں میں بھی آپ کا سفر ہوا جہاں لوگ مشرکانہ رسم ورواج اور اسلامی عقائد و نظریات میں فرق نہیں جانتے تھے، آپ کی حاضری ہوئی تو علاقے کا رنگ ہی بدل گیا۔ لوگ متبع سنت ہو گئے، اسلامی تعلیمات سے آشنا ہوئے۔ آپ جن علاقوں میں ایک بار جاتے ان علاقوں کو ویسے ہی چھوڑ نہیں دیتے بلکہ جب تک علاقے کا ماحول بدل نہ جائے مسلسل حاضر ہوتے اور پورے علاقے کو شریعت و سنت کے سانچے میں ڈھال دیتے۔ ان علاقوں میں جہاں مساجد نہیں ہوتیں، مسجد تعمیر کرواتے، اور امام متعین کرتے تاکہ جانے کے بعد بھی علاقے میں دین کا کام ہوتا رہے اور لوگ دین و شریعت سے جڑے رہیں۔

جن علاقوں میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا کثرت سے سفر ہوا کرتا، ان میں جنوب ہند اور مہاراشٹر اور گجرات کے بعض سرحدی علاقے خاص قابل ذکر ہیں۔ جیسے مچھلی پٹنم، جلگاؤں، دھولیہ، سنگم نگر، احمد نگر، ڈونڈائچہ، نندربار، وجے واڑہ۔

دعوت اسلامی سے وابستگی

دعوتِ اسلامی سے منسلک ہونے کے بعد آپ رحمۃُ اللہ علیہ کے داعیانہ کردار میں اور بھی چار چاند لگ گئے اور آپ کی سرپرستی میں آنے کے بعد دعوتِ اسلامی نے ہندوستان میں خوب ترقی حاصل کی۔ یہ سچ ہے کہ دعوتِ اسلامی آپ کو بڑھاپے میں ملی جیسا کہ آپ رحمۃُ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ ”مجھے افسوس ہے کہ دعوت اسلامی بڑھاپے میں ملی“۔ لیکن یہ بھی ایک سچائی

ہے کہ چند سالوں کی قلیل مدت میں آپ نے دعوتِ اسلامی کے لیے ایسی انتھک کوششیں فرمائیں کہ دیکھتے ہی دیکھتے ہندوستان کے طول و عرض میں اس کا پیغام پہنچ گیا۔ آپ رحمۃُاللہِ علیہ کی حیات طیبہ کا ہر دن دعوت و تبلیغ کی ایک نئی صبح لے کر نمودار ہوتا۔ کہیں نئے کام کی بنیاد رکھتے، کہیں پرانے اختلافات کو ختم کرتے، تو کہیں غلط فہمیوں کی پیچیدہ گتھیوں کو سلجھانے میں آپ کا وقت صرف ہوتا۔

دعوت اسلامی کی سرپرستی

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے 1990ء میں جب ہندوستان کے طول و عرض کا سفر فرمایا، اور جگہ جگہ دعوت اسلامی کے اجتماعات کا سلسلہ شروع ہوا، تو علمائے اہلسنّت و مشائخ اہلسنّت کی کثیر تعداد نے ہر ممکن تعاون فرمایا، اور اجتماعات میں بنفس نفیس شرکت بھی فرماتے رہے، ان علما و مشائخ کی کڑی میں ایک نمایاں نام حضور فقیہ اسلام حضرت مولانا مفتی عبد الحلیم اشرفی رضوی ناگپوری رحمۃُاللہ علیہ کا ہے، آپ کا یہ مزاج تھا کہ مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی درستگی کے لیے جو بن پڑا، اس میں کوشاں رہنا ہے، نہ صرف خود کوشش کرنی ہے بلکہ جو کرنے کا عزم و حوصلہ رکھتے ہیں اور کر رہے ہیں ان کو آگے بڑھا کر مسلک حق اہلسنت و جماعت مسلک اعلیٰ حضرت کو مضبوط کرنا ہے، اسی عظیم جذبے کے تحت مفتی صاحب رحمۃُاللہ علیہ دعوت اسلامی کے اوائل دور سے ساتھ رہے۔

بالآخر ایک موقع سے امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے آپ کی سرپرستی کا اعلان فرمایا حضور مفتی صاحب رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں بہت سارے نشیب و فراز کا سامنا کیا، مگر

تحریک دعوت اسلامی پر اٹھنے والے ہر سوال کا تشفی بخش جواب دے کر قلوب مسلمہ کے اطمینان کا سامان فراہم کیا، اور دعوتِ اسلامی کو پروان چڑھانے میں کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ دعوتِ اسلامی انڈیا کی تاریخ گویا کہ آپ کے بنا ادھوری اور نامکمل ہے۔ آپ نے سرپرست اور سرپرستی کی ایسی مثال اپنے عمل واستقامت سے قائم کی کہ دم آخر تک اس سلسلے کو آگے بڑھاتے رہے، یہی وجہ ہے کہ آپ "سرپرست دعوت اسلامی" کے لقب سے ملقب ہو کر اسی سے زیادہ متعارف ہوئے۔

شب وروز کے معمولات

جو لوگ ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہیں ان کی زندگی کا بغور مطالعہ کرنے سے ایک بات مشترک ملتی ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کے اہداف متعین کرکے اپنی زندگی کے شب وروز اور ماہ وسال کے باقاعدہ جدول بنائے ہوئے ہیں، تب جاکر انہیں اپنے مشن میں کامیابی ملی ہے۔ اولیاے کرام کی زندگیوں پر نظر ڈالنے سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کے معمولات پر کتنی سختی سے عمل کیا۔ استقامت کے ساتھ وہ اپنے معمولات میں لگے رہے اور اسی استقرار واستقامت نے انہیں ولایت کے اعلی منزل پر فائز کردیا۔

مشہور مقولہ ہے: "اَلِاسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ. یعنی استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔" چناں چہ حضرت سیدُنا ابو علی جوزجانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "استقامت اختیار کرو، کرامت کے طلب گار نہ بنو کیوں کہ تمہارا نفس کرامت کی طلب میں متحرک ہے حالاں کہ تمہارا رب تم سے استقامت کا مطالبہ فرماتا ہے۔"[1]

---

1 ...... رسالۂ قشیریہ، باب الاستقامۃ، ص ۲۴۰

حضور سرپرست دعوت اسلامی رحمۃُ اللہ علیہ کی زندگی کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات ہمیں اکثر دیکھنے کو ملتی ہے کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی زندگی کے شب و روز کے با قاعدہ شیڈول بنائے ہوئے تھے، اور اپنے روزانہ کے معمولات میں استقامت کے ساتھ عمل پیرا بھی رہے۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے دن رات کے معمولات کچھ اس طرح تھے:

فجر کی نماز کا وقت شروع ہونے سے کچھ پہلے بیدار ہو کر، ضروریات سے فارغ ہو کر وضو فرماتے اور تہجد کی نماز ادا فرماتے۔ اس کے بعد بزرگوں کی جانب سے عطا کردہ وظائف کا ورد کرتے یہاں تک کہ فجر کی اذان ہو جاتی۔ نمازِ فجر ادا فرما کر وظائف میں لگ جاتے، ذکر و دعا اور تلاوت کا اہتمام کرتے، دلائلُ الخیرات شریف پابندی کے ساتھ پڑھتے، پھر ناشتہ کر کے کچھ دیر آرام فرما لیتے تھے، اس کے بعد اٹھ کر نہا دھو کر ظہر کی نماز ادا فرما کر۔ ظہر کے آدھا گھنٹے کے بعد دوپہر کا کھانا تناول فرماتے، اس بیچ کوئی ملاقات کرنے حاضر ہوتا تو ملاقات کر کے کھانے کے بعد تھوڑی دیر قیلولہ فرماتے تاکہ رات کے قیام میں مدد ملے، عصر کے وقت اُٹھ کر ضروریات سے فارغ ہو کر نماز ادا فرما کر چائے نوش فرماتے، زندگی کے آخری ایام میں نمازِ عصر آخری وقت میں ادا کرتے تاکہ اسی وضو سے مغرب پڑھ سکیں۔ مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد تھوڑی دیر مختصر وظائف کر کے قرآن شریف کی تلاوت کا شرف حاصل کرتے تھے۔ اس کے بعد عشا کی نماز اذان کے فوراً بعد ادا فرما لیتے، پھر مختصر اوراد و وظائف کر کے رات کا کھانا کھانے کے بعد پابندی کے ساتھ چہل قدمی کرتے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بہت مختصر کھاتے، کھانا نمک سے شروع کرتے اور نمک پر ختم کرتے، کھانے کے کچھ دیر بعد پانی پیتے، شب و روز کے یہ معمولات سفر و حضر دونوں میں یکساں انجام پاتے، چہل قدمی کر لینے کے بعد بستر پر بیٹھ جاتے اور دن بھر کے جو کام باقی رہتے

انہیں انجام دیتے، گیارہ بجے بعد رات میں سونے کا معمول تھا، لیکن کبھی کبھار کام زیادہ ہوتا، تو دیر رات تک اس کو پورا فرمالیا کرتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تلاوت کا ذوق و شوق

پیارے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں قرآنِ مجید کی تلاوت کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے اَسلاف کثرت سے قرآنِ پاک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان بھی کثرت کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے، نہ صرف یہ کہ ہمارے اسلاف کرام تلاوت کی کثرت فرماتے بلکہ تلاوتِ قرآن کے وقت ان کے دل کی کیفیت متغیر ہو جاتی، ان کی آنکھیں اشکباری کرتیں۔ جہاں انعام و اکرام کا ذکر آتا، ان کے دل شوق و شغف میں مچل جاتے اور جہاں خوف و خشیت کا ذکر آتا، ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔

چنانچہ قرآن کریم میں خود اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّۚ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ(۸۳)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اترا تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے ابل رہی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے۔(1)

1 ……پ:7، المائدۃ:83

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ہے: جب نجاشی بادشاہ کے سامنے حضرت جعفر طیار نے سورہ مریم اور سورۃ طٰہٰ کی چند آیات تلاوت فرمائیں تو نجاشی کی آنکھوں سے سیلِ اشک (آنسوؤں کا سیلاب) رواں ہو گیا۔ اسی طرح جب پھر حبشہ کا وفد سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، جس میں 70 آدمی تھے اور تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے سامنے سورہ یٰسین کی تلاوت فرمائی، تو اسے سن کر وہ لوگ بھی زار و قطار رونے لگے۔[1]

حضور سرپرست دعوت اسلامی کی زندگی کا جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ رحمۃُ اللہ علیہ بھی تلاوتِ قرآن کی پابندی فرماتے، آپ کے شب و روز کے معمولات میں تلاوت قرآن شامل تھی۔ فجر کے بعد ایک پارہ پابندی کے ساتھ اور مغرب کے بعد کچھ حصہ قرآن شریف کا تلاوت کرتے۔ دورانِ تلاوت آپ کی کیفیت دیگر گوں ہوتی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

وقت کی پابندی

پیارے اسلامی بھائیو! وقت کو اللہ پاک نے ہر انسان کے لیے برابر پیدا کیا ہے اور اس انمول نعمت کو اس نے اپنے بندوں کو مفت میں دے رکھا ہے، کچھ لوگ اس عظیم نعمت کی قدر کرکے خود کو کامیاب بناتے ہیں تو کچھ لوگ اس کو ضائع کرکے اپنی زندگی کو برباد کر دیتے ہیں۔ لیکن سب سے کامیاب افراد وہ ہوتے ہیں جو اپنے وقت کا استعمال زیادہ تر فکرِ آخرت اور اللہ پاک کے ذکر و فکر میں صرف کرتے ہیں۔ بلاشبہ ان ہستیوں میں سے ایک حضور مفتی عبد الحلیم رحمۃُ اللہ علیہ کی ذات ہے جنہوں نے اپنے وقت کا زیادہ تر حصہ خدمتِ دین اور عبادت و ریاضت

1 ...... تفسیر صراط الجنان، 3/11، ملخصاً

میں گزارا اور پابندی کا عالم یہ تھا کہ حالتِ اقامت ہو یا سفر، اپنے وقت کی پابندی فرماتے اور اپنے شب و روز کے معمولات میں تاخیر برداشت نہیں کرتے۔

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

بندہ جب اپنے وقت کی قدر کرتا ہے اور اس کی پابندی کرنے لگتا ہے تو اللہ پاک بھی اس کی غیبی مدد فرماتا ہے۔ چنانچہ اسی حوالے سے ایک حیرت انگیز واقعہ ملاحظہ کیجیے:

حضور مفتی صاحب رحمۃُ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ میں ناگپور سے بس کے ذریعے جبل پور کے سفر میں تھا، بس جب سیونی شہر کے قریب پہنچی تو مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ میں اگلے اسٹاپ پر نماز کے لیے تیار بیٹھا تھا کہ اگلا اسٹاپ آئے گا تو اُتر کر نماز ادا کرلوں گا، مگر بس اگلے اسٹاپ میں رکنے کے بجائے بائی پاس سے نکل گئی۔ ادھر مجھے مغرب کے وقت کے نکل جانے کا خدشہ لاحق ہونے لگا، میں نے ڈرائیور سے کہا مگر اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ اگلے اسٹاپ پر پڑھ لینا۔ کنڈکٹر سے بھی منت سماجت کی مگر جب بات نہیں بنی، تو میں رنجیدہ ہو کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا، تبھی اچانک بس خراب ہو گئی اور ڈرائیور کو بس روکنا پڑا۔ جیسے ہی بس رُکی، ساری سواری بس سے اتر کر ٹھیک ہونے کا انتظار کرنے لگے، میں راستے کے ایک کنارے گیا اور اطمینان کے ساتھ نماز ادا کی، جب تک میری نماز مکمل ہوئی ادھر بس بھی ٹھیک ہو گئی۔ جب میں بس میں داخل ہوا تو مجھے دیکھ کر ایک غیر مسلم کہنے لگا: باباجی! کب سے نماز پڑھنے کے لیے پریشان تھے، تم نے نہیں روکا، اس لیے بس خراب ہو گئی۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے جب کوئی وقت کی پابندی کرتا اور اللہ پاک کے حکم کی تعمیل کے لیے کمر کس لیتا ہے، تو اللہ پاک کس طرح سے اس کی مدد فرماتا ہے۔

حیرت انگیز قوتِ حافظہ

حافظہ اللہ پاک کی ایک عظیم نعمت ہے، تاہم سب کا حافظہ ایک جیسا نہیں ہوتا۔ جہاں کچھ لوگوں کا حافظہ اتنا کمزور ہوتا ہے کہ جلد پیش آمدہ چیزوں کو بھول جاتے ہیں، تو وہیں کچھ لوگوں کا حافظہ اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ برسوں پُرانی یادوں کو بھی نہیں بھولتے۔

حضور فقیہِ اسلام مفتی عبد الحلیم رحمۃُ اللہِ علیہ کی ذات بابرکات میں جہاں اللہ پاک نے بے شمار خوبیاں ودیعت کی تھیں، وہیں آپ رحمۃُ اللہ علیہ کو بلا کا حافظہ بھی عطا فرمایا تھا۔ حافظہ کئی طرح کا ہوتا ہے، بعض حافظے صرف مشاہدات کو یاد رکھ پاتے ہیں، تو بعض معقولات اور بعض منقولات کو یاد رکھ سکتے ہیں۔ مگر حضور فقیہِ اسلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسا حافظہ عطا فرمایا تھا جو ان تمام خوبیوں کو جامع تھا، آپ رحمۃُ اللہ علیہ کو بڑھاپے میں درسی کتب کی عبارتیں یاد تھیں۔ شیخ سعدی کے اشعار تو ایسے سناتے جیسا کہ ابھی ابھی پڑھے ہوں۔ بچپن میں پیش آنے والے واقعات اس انداز میں بیان فرماتے جیسے کہیں دیکھ کر بیان کر رہے ہوں ، اس کے علاوہ بدمذہبوں کی متنازع عبارتیں لفظ بہ لفظ ازبر تھیں کہ جب کبھی موقع آتا، مفہوم سے کام لینے کے بجائے ہوبہو وہی عبارت پیش فرماتے تاکہ اگر مگر کی گنجائش باقی نہ رہے، اور سامنے والا بلا چوں وچرا تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے۔ آخری وقت تک آپ رحمۃُ اللہ علیہ کا حافظہ اسی طرح محفوظ و سلامت رہا۔

جو نہ بھولے کبھی تجھے ایک پل   حافظہ وہ مجھے عطا کر دے۔

عجز و انکساری

پیارے محترم اسلامی بھائیو! عاجزی و انکساری کی فضیلت احادیث مبارکہ میں کثرت سے وارد ہوئی ہے۔ آیئے ایک حدیث پاک ملاحظہ فرمایئے:

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ. یعنی جو اللہ پاک کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔[1]

مشہور ہے کہ پھل دار درخت ہمیشہ جھکا ہوتا ہے، یہ بات مشاہدات و تجربات سے ثابت ہے کہ جس درخت میں جتنے زیادہ پھل لگے ہوتے ہیں وہ اتنا زیادہ جھکا ہوتا ہے۔ حضور فقیہ اسلام مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃُ اللہ علیہ کی ذات میں اللہ پاک نے جتنی زیادہ صلاحیتیں عطا فرمائی تھی۔ آپ کے اندر اسی کمال کی عاجزی اور انکساری بھی موجود تھی۔ بارہا ایسا ہوا ہے کہ طلبہ یا نو فارغ علما جو آپ کی دست بوسی کا شرف حاصل کرنے آئے، ان کے ہاتھ چومنے سے پہلے آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے ان کے ہاتھ چوم لیے ہیں۔ اسی طرح سے سید زادوں کے ہاتھ چومنا بھی آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔

آپ رحمۃُ اللہ علیہ للت پوریوپی (ہند) کے ایک پروگرام میں تشریف لے گئے۔ جہاں ایک نوجوان مقرر صاحب بھی مدعو تھے۔ جب آپ رحمۃُ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اپنا تعارف سید زادے کے طور پر کرایا۔ جیسے ہی آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے سنا کہ سید ہیں فوراً کھڑے ہو گئے، دست بوسی کی، مصافحہ کیا، اس نوجوان سید زادے نے جب آپ کا یہ انداز دیکھا، تو شرمندگی کا احساس کرنے لگے۔ حضور فقیہ اسلام نے ان کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا کہ آپ سید زادے ہیں ہم غلام ہیں۔ غلام آقا کی خدمت میں رہتا ہے، پھر آپ نے انہیں اپنی جگہ بٹھایا۔

---

1 ...... شعب الایمان، ج6، ص274، حدیث: 8140

رخصت ہونے کے وقت وہ کہنے لگے کہ سنا تھا کہ ناگپور والے مفتی صاحب سادات کی بہت عزت کرتے ہیں مگر آج اپنی نظروں سے دیکھ بھی لیا۔

تحمل وبُردباری

قوتِ انتقام کے باوجود معاف کردینے کا نام حلم وبردباری ہے۔

حضرت سیِّدُنا اَکثَم بن صَیفِی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: عقل کا ستون بردباری ہے اور صبر تمام باتوں کا جامع ہے۔[1]

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ طَیِّبَہ طاہِرہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کبھی بھی رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنی ذات پر کئے گئے ظُلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا۔[2]

حلم وبردباری نبوت کے اوصاف میں سے ہے، منقول ہے کہ ایک راہب خلیفہ ہِشام بن عبدُالملِک کے پاس گیا۔ اس نے راہب سے پوچھا: کیا ذُوالقَرنَین رضی اللہُ عنہ نبی تھے؟ راہب نے کہا: نہیں! لیکن انہیں نبوت کی چار صفات عطا کی گئیں تھیں: (1) بدلہ لینے کی طاقت کے باوجود معاف کردیتے (2) وعدہ کرتے تو پورا کرتے (3) گفتگو کرتے تو سچ بولتے اور (4) آج کا کام کل پر نہ چھوڑتے۔[3]

---

1 ...... احیاء العلوم مترجم، 3/542

2 ...... الشمائل المحمدیۃ للترمذی ، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص۱۹۸، حدیث: ۳۳۲

3 ...... احیاء العلوم مترجم، 3/561

فقیہ اسلام حضور مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کی ذات حلم وبردباری کی بولتی تصویر تھی۔ ان کے جذبہ ترحم نے عفوودرگزر کے کئی سمندر اپنے اندر سمیٹ رکھے تھے۔

1990ء کا زمانہ تھا، عرب شریف میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی ملاقات شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے ہوئی اور اسی سال آپ رحمۃُ اللہِ علیہ باضابطہ طور سے دعوتِ اسلامی سے منسلک بھی ہوئے تھے۔ جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ دعوت اسلامی کی سرپرستی فرمارہے تھے آپ نے کھلے عام جلسوں میں جا جاکر دفاعی محاذ سنبھالنا شروع کیا۔ احسن انداز میں مخالفین کے اعتراضات کے جواب عنایت فرمائے، لیکن اختلاف کے اس پر آشوب زمانے میں جہاں بعض لوگوں نے دعوت اسلامی کی حقیقت کی تحقیق کرکے اپنے آپ کو اس دینی تحریک کا جی جان سے والا اور شیدا بنالیا، تو وہیں بعض لوگوں نے حقیقت کی معلومات کیے بغیر دعوت اسلامی کی اور بھی مخالفت اپنے سینے میں پال لی۔ اس بیچ ملک مرشد میں بانی دعوت اسلامی اور وطن عزیز ہندوستان میں سرپرست دعوت اسلامی کو جو تکلیفیں پہنچائی گئیں وہ احاطۂ بیان سے باہر ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیا، بلکہ حلم وبردباری اور عفو درگذر سے کام لیا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی اس حلم وبردباری ہی کا نتیجہ ہے کہ آج خود وہ لوگ دعوت اسلامی کی مدنی بہاروں کو چار چاند لگارہے ہیں جو کل تک اس کی مخالفت کرتے تھے۔

اللہ کریم تمام مخلصین کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بیعت وخلافت

حضرت مفتی عبد الحلیم صاحب قبلہ رحمۃُ اللہ علیہ اپنے استاذ حضرت علامہ احسان علی قادری رضوی محدث مظفرپوری رحمۃُ اللہ علیہ کے حکم پر، دوران تعلیم ہی مخدوم ملت، تلمیذ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ سید محمد اشرفی جیلانی المعروف محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃُ اللہ علیہ کے

دست حق پرست پر بریلی شریف میں سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ میں بیعت ہوئے۔ پیر و مرشد کے وصال کے بعد امام العلما رئیس الفقہا شہزادہ اعلیٰ حضرت عارف باللہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃُ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں پر طالب ہوئے۔

حضرت مفتی عبد الحلیم صاحب قبلہ رحمۃُ اللہ علیہ عرصہ دراز تک حضور مفتی اعظم ہند کی تربیت میں رہے۔ سفر و حضر میں بھی ساتھ ساتھ رہتے، حضور مفتی اعظم ہند آپ سے بے پناہ محبت فرماتے، اور آپ پر کامل اعتماد رکھتے۔ سب سے پہلے حضور مفتی اعظم ہند رحمۃُ اللہ علیہ نے آپ کو اجازت و خلافت سے نوازا۔

جب آپ حج و زیارت کے لیے حرمین شریفین حاضر ہوئے تو وہاں قطب مدینہ ضیاء الملۃ والدین حضرت ضیاء الدین احمد صدیقی قادری رضوی مہاجر مدنی رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنی جملہ اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔ علاوہ ازیں رئیس اڑیسہ سرکار مجاہد ملت مولانا الشاہ حبیبُ الرحمن قادری رحمۃُ اللہ علیہ اور استاذ الاساتذہ و مربی اعظم حضرت علامہ احسان علی قادری رضوی محدث مظفر پوری علیہ الرحمہ نے بھی تمام سلاسل کی اجازت و خلافت سے سرفراز کیا۔[1]

مریدین کی لیے دعا

حضور فقیہ اسلام ایک جامع شرائط پیر تھے اور مریدین کی اصلاح کا درد آپ کے اندر بدرجہ اتم موجود تھا۔ کہیں دینی تعلیم سے مریدین کو جوڑے رکھنے کے لیے آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے مکاتب و مدارس قائم فرمائے، تو کہیں مساجد کی تعمیر فرما کر مقتدیوں کی اصلاح کرنے والے ائمہ چھوڑ آئے۔ جو اصلاحِ امت کے فرائض حضرت کی نگرانی میں انجام دیتے رہے۔

---

1 ...... فتاوی حلیمیہ، ص: ۴۴

مریدوں کی اصلاح آپ رحمۃُ اللہ علیہ کی ظاہری زندگی کا حصہ تھا۔ اس کے علاوہ جب آپ رحمۃُ اللہ علیہ اپنے رب کے حضور گوشہ تنہائی اختیار کرتے تو کبھی اپنے مریدین کو نہیں بھولتے حتی کہ تہجد کی نماز کے بعد جب اپنے رب کے حضور دست دعا دراز فرماتے تو مریدین کی اصلاح اور ان کی مغفرت کی دعا کرتے۔ آپ زار و قطار رونے لگتے، روتے روتے ہچکیاں بندھ جاتیں، کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آواز اتنی بلند ہو جاتی کہ قریب کے کمرے میں سونے والے بیدار ہو جاتے۔

چنانچہ مریدین کی خاطر خدا کی بارگاہ میں رونے کا ایک واقعہ ملاحظہ کیجئے:

ایک عالم صاحب جن کو کبھی کبھار آپ رحمۃُ اللہ علیہ کے ساتھ سفر میں ساتھ رہنے کی سعادت ملی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں غالباً 2010ء میں حضرت کے ساتھ دونڈ انچہ ضلع دھولیہ صوبہ مہاراشٹرا کے ایک سفر میں تھا۔ رات میں پروگرام تھا، جس سے فارغ ہو کر سونے میں کافی رات بیت چکی تھی، تقریباً رات کے تین بج چکے تھے، سب لوگ سو گئے، میں بھی سو رہا تھا مفتی صاحب (رحمۃُ اللہ علیہ) بھی آرام فرمانے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد مفتی صاحب (رحمۃُ اللہ علیہ) کے کمرے سے آہ و فغاں کی آوازیں آنے لگی۔ میں چونک گیا اور بیدار ہونے کے بعد مفتی صاحب (رحمۃُ اللہ علیہ) کے کمرے میں کان لگایا، تو پتہ چلا کہ آپ تہجد کی نماز سے فارغ ہو کر بڑی رقت آمیز دعا فرما رہے ہیں، کچھ جملے جو میری سماعتوں نے محفوظ کئے اس طرح کے تھے: مولا! میرے مریدین معتقدین اور جو بھی چاہنے والے ہیں ان کی بخشش فرما دے، ان لوگوں نے اپنی نجات کے لیے مجھ گنہگار کا دامن تھاما ہے، مولا! تو کریم ہے کرم فرما دے، سب کو نجات عطا فرما دے۔ عالم صاحب کہتے ہیں کہ رقت آمیز لہجے میں آپ رحمۃُ اللہ علیہ مریدین کے لیے دعا فرماتے رہے یہاں تک کہ مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے مجھے جگایا اور فرمایا کہ اٹھو فجر کی اذان ہو گئی ہے۔

اللہ اللہ! مریدین کی خیر خواہی اور ان کی بخشش کا ایسا جذبہ کہ آدھی رات کو اٹھ کر ان کے حق میں رو رو کر دعا فرما رہے ہیں۔ یقیناً ایسا جذبہ ایک کامل پیر ہی کا ہو سکتا ہے۔

اللہ کریم آپ کی تربت اقدس پر رحمت و انوار کی بارشیں نازل فرمائے، اور ہم سب کو آپ رحمۃُ اللہ علیہ کے فیوض وبرکات سے خوب مالامال فرمائے۔ اٰمین

سرپرستِ دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات

حضور فقیہ اسلام مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃُ اللہ علیہ کی ذات بابرکات میں دینی خدمات کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ یہ خدمتِ دین کا جذبہ آپ رحمۃُ اللہ علیہ کو موروثی عطا ہوا تھا۔ آپ کے والد محترم مرحوم منیر الدین صدیقی رحمۃُ اللہ علیہ نے باقاعدہ علما کی کفالت کی اور حسب استطاعت ان کی مالی خدمت کر کے ان کو دینی خدمت کے لیے لگایا۔ شاید یہی خاندانی جذبہ کار فرما تھا کہ آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے بھی اپنے آپ کو تبلیغ وارشاد کے کاموں کے لیے وقف کر رکھا تھا۔

چنانچہ مولانا حبیب اللہ بیگ مصباحی مدظلہ العالی (استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور) کا بیان ہے کہ ہمارے علاقے میں حضرت کے آنے سے پہلے اہلسنت کی کوئی امتیازی حالت نہ تھی بلکہ خلط ملط والے معاملات تھے۔ کون سنی؟ کون کیا؟ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا مگر اب الحمدُللہ جب سے حضرت کے مبارک قدم پڑے ہیں علاقے میں سنیت کی بہار ہے، سنی اپنے مراسم حقہ کو جاننے لگے ہیں، حق وباطل کے درمیان ایک امتیازی خط نمایا ہے۔[1]

ایک عالم صاحب کا بیان ہے کہ آندھرا پردیش کا رائیل سیما علاقہ جہالت کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ دینی تعلیمات سے اس قدر دوری تھی کہ کفریہ رسم ورواج کا پالن کرتے تھے۔ اندھی تقلید کا دور دورہ تھا، جس نے جو کہہ دیا، دین سمجھ کر اسے تسلیم کر لیا۔ بدمذہبوں نے ان

1 ...... جہانِ فقیہ اسلام ص ۱۴، ۱۳، ۱۲ ملخصاً

بے چاروں کی کم خواندگی کا خوب جم کر فائدہ اٹھایا، اور انہیں اپنی طرف مائل کرنے میں کوئی کمی نہ کی۔ کچھ درد مند حضرات جن کا دین سے کچھ لگاؤ تھا اور قوم وملت کے اس حالِ زار پر ترس رکھتے تھے، انہوں نے مفتی صاحب رحمۃُ اللہ علیہ کو اپنے یہاں مدعو کیا، مفتی صاحب رحمۃُ اللہ علیہ قوم کے ان ناگفتہ بہ حالات کو دیکھ کر کافی فکر مند ہوئے پھر بعض احباب سے مشورہ کرکے ہر مہینہ ایک مرتبہ تشریف لانے کا جدول بنالیا۔ رفتہ رفتہ آپ رحمۃُ اللہ علیہ ان علاقوں میں بھی باضابطہ پہنچنے لگے۔ آپ رحمۃُ اللہ علیہ کی آمد کی برکت ہے کہ آج اس علاقے میں بڑے بڑے علماو فضلا پائے جاتے ہیں اور لوگوں میں دین وشریعت کے حوالے سے کافی بیداری ہے۔ مدارس اسلامیہ جگہ جگہ اہلسنت کا مضبوط قلعہ بن قوم وملت کی حفاظت پر معمور ہیں۔

حضور فقیہِ اسلام رحمۃُ اللہ علیہ نے قوم ملت کی اصلاح کے لیے اپنی زندگی کا اکثر حصہ سفر کے دوش پر ہی گزارا۔ آپ نے جن علاقوں کا دورہ کیا مساجد و مدارس تعمیر کروائے۔ آپ رحمۃُ اللہ علیہ کا عظیم الشان کارنامہ جامعہ ضیائیہ فیض الرضا، جو صوبہ بہار میں ہزاروں تشنگان علوم نبویہ کی پیاس بجھا رہا ہے۔ آپ رحمۃُ اللہ علیہ کی دینی خدمات کا جیتا جاگتا ثبوت ہے جو آج بھی ددری بہار کی سرزمین میں مسلک اعلیٰ حضرت کا سچا ترجمان بن کر لوگوں کے عقائد و نظریات کی حفاظت کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ مراٹھوارہ ناندیڑ صوبہ مہاراشٹرا کا دار العلوم غریب نواز، مسجد برکات رضا، مسجد نوری اسی طرح کثیر مدارس و مساجد آپ رحمۃُ اللہ علیہ کی قیادت کے عظیم شاہکار ہیں۔ زیادہ تر سفر میں رہنے کے وجہ سے آپ رحمۃُ اللہ علیہ کو تصنیفی کام کرنے کا زیادہ موقع تو نہیں ملا پھر بھی آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ" فتاوی حلیمیہ،"" اسلام میں داڑھی کا مقام" اور" فلم خانۂ خدا کا شرعی حکم" پڑھنے سے آپ رحمۃُ اللہ علیہ کی علمی گہرائیوں کا اندازہ ہوتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

عشقِ مدینہ

مفتی صاحب رحمۃُ اللہ علیہ کو مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا و تعظیما سے بے پناہ عشق تھا۔ مدینہ منورہ کی دلکش گلیاں، نور برساتا گنبد خضراء، پر نور وادیاں اور جانفزا انورانی جالیوں کا شوق دیدار آپ کو کس قدر بے چین رکھتا تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔

ایک مرتبہ آپ سے پوچھا گیا کہ عمرہ کے لیے آپ کی جو حاضریاں ہوتی رہیں اس میں مدینہ طیبہ کی حاضری کا بھی شرف حاصل ہوتا تھا؟ اتنا سننا تھا آپ نے برجستہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا یہ شعر پڑھا:

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا کسی نے آپ کی نہضت کدھر کی ہے

اس کے بعد بھرائی ہوئی آواز میں فرمانے لگے:

میرا تو ہمیشہ سے بارگاہ رسالت مآب علیہ التحیۃ والثنا کی حاضری ہی اصل مقصود رہی۔ اس لیے کہ اللہ رب العزت نے خود ہی فرمایا: ﴿ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا(۶۴) ﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔[1]

1 ...... پ۵، النساء: ۶۴

تو ظاہر ہے کہ ہم گناہ گار پاپی کا مقصد اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہم بارگاہ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پہلے حاضر ہوں۔ در عفو و در گزر میں توبہ استغفار کریں۔ ”من زار قبری و جبت له شفاعتی. پر للچاتی نگاہ جما کر ایک امید و آس لیے سلطان لا تنھر، شفیع المذنبین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت کے دیار سے اپنی شفاعت کی بھیک مانگیں۔ سدا اصل نیت و ارادہ اسی بارگاہ کی حاضری رہا۔ پھر الحمدللہ اس کے صدقے حج بھی ہو جاتا اور عمرہ بھی۔

بقول اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ:

ان کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیا
اصل الاصول حاضری اس پاک در کی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علیٰ محمَّد

سنہری جالیوں کے سامنے (نعت پاک)

مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ نعت پاک 1988 میں مسجد نبوی شریف کے صحن میں عصر و مغرب کے درمیان اس مقام سے کہی گئی جہاں سے گنبد خضریٰ صاف دکھائی دیتا ہے، اپنے آقا سے شعر کی خیرات مانگتا، عطا ہو جانے پر سپرد قرطاس کرتا۔ سعادت مندی یہ ہے کہ سب سے پہلے مواجہہ مقدس پر کھڑے ہو کر اپنے آقا کو سنا دیا، اس کے بعد کئی رسالوں میں شائع ہوئے۔ جب تک گیا نہیں تھا، اپنا ہی ایک شعر اکثر پڑھا کرتا۔ ؎

کاش جاتے ہم سنہری جالیوں کے سامنے
اور سناتے غم سنہری جالیوں کے سامنے

اور جب حاضری نصیب ہو گئی تو یوں کہا: ؎

آگئے ہیں ہم سنہری جالیوں کے سامنے
مٹ گئے سب غم سنہری جالیوں کے سامنے

ہو نظر کے سامنے جلوہ میرے سرکار کا
اور نکلے دم سنہری جالیوں کے سامنے

آیۃ والیل پڑھ پڑھ کے سنواروں رات دن
گیسوئے پرخم سنہری جالیوں کے سامنے

مرشد اعظم کا صدقہ مسکرا کر دیکھ لیں
رحمتِ عالم سنہری جالیوں کے سامنے

اپنی قسمت دیکھئے ان پر درود ان پر سلام
پڑھ رہے ہیں ہم سنہری جالیوں کے سامنے

فکرِ بخشش ہے اگر اے آسیوں طیبہ میں ہے
زخم کا مرہم سنہری جالیوں کے سامنے

آگئے انکی اماں میں موت آنا ہے تو آ
منتظر ہیں ہم سنہری جالیوں کے سامنے

کاش کہہ دیں رضوی مجرم کو لایا ہوں حضور
مفتی اعظم سنہری جالیوں کے سامنے

آپ کی تصانیف

مفتی عبد الحلیم رضوی رحمۃُ اللہ علیہ کی پوری زندگی درس و تدریس، خطابات وغیرہ میں گزری، اس کے بعد دعوت و تبلیغ کے لیے اسفار اس کثرت سے ہوتے رہے کہ تصنیف و تالیف

کا باقاعدہ وقت نہ مل سکا۔ تاہم آپ کے قلم سے جو چند رسائل اور فتاوے کا مجموعہ معرض وجود میں آیا، ان کے نام درج ذیل ہیں:

- فلم "خانۂ خدا" کا شرعی حکم
- اسلام میں داڑھی کا مقام
- فتاوی حلیمیہ
- نعتیہ دیوان.......... عنقریب شائع ہونے والا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

آپ کے تلامذہ

17 سالہ تدریسی عرصے میں آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے بے شمار لائق و فائق تلامذہ چھوڑے جو آج بھی آپ رحمۃُ اللہ علیہ کے کردار کا عکس جمیل بن کر دین و سنت کی تبلیغ میں مصروفِ عمل ہیں۔ جن میں سے چند مشہور تلامذہ کے نام درج ذیل ہیں:

(1) پیر طریقت حضرت علامہ مولانا سید تنویر اشرف اشرفی جیلانی کچھو چھوی۔

(2) پیر طریقت حضرت علامہ صوفی نظام الدین، آشتی مہاراشٹر ا۔

(3) پیر طریقت حضرت علامہ سید اجمل حسین اشرف اشرفی جیلانی کچھو چھوی۔

(4) حضرت علامہ مولانا عبد الرشید اشرفی برہان پوری۔

(5) حضرت علامہ مولانا عبد الرزاق قادری جبل پوری۔

(6) حضرت علامہ قاری انوار الحق قادری جبل پوری۔

(7) حضرت علامہ مولانا عطاء الرحمن شافعی۔

(8)حضرت علامہ مولانا محمد علی شافعی۔

(9)حضرت علامہ الحاج نسیم الدین رضوی۔

(10)حضرت علامہ سید محمد صفی اشرفی رائچوری۔

(11)حضرت علامہ مفتی لقمان احمد قادری۔

(12)حضرت علامہ مولانا علاء الدین قادری ، صدر مدرس "وارث العلوم"، چھپرہ، بہار۔

(13)حضرت علامہ مولانا سہیل احمد قادری صدر مدرس "محی العلوم" سیوان، بہار۔

(14)حضرت علامہ مولانا وسیم اکرم قادری رضوی مصباحی۔[1]

طلبہ کو ہدایات

مفتی صاحب رحمۃُ اللہ علیہ چوں کہ ایک باصلاحیت اور دردمند استاد تھے، اسی لیے کتاب پڑھانے کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً طلبہ کو نصیحت فرمایا کرتے تھے، چند نصیحتیں ملاحظہ فرمائیں:

❖ چاہے کچھ ہو جائے، اساتذہ کے خلاف نہ جانا، تعلیم سے زیادہ اساتذہ کی عزت و تعظیم لازم وضروری ہے۔

❖ بیٹے! اپنے زمانہ طالب علمی کو بھی ایسا بناؤ کہ کوئی سوانح نگار اگر سوانح لکھے تو یہ ایام بھی لکھنے کے قابل ہوں۔

❖ بیٹا! دین وسنیت کی خدمت کبھی مت چھوڑنا۔

❖ بیٹا! گالیاں سننا، لوگوں کی تہمتیں برداشت کرنا، لوگوں کی باتیں سننا، اگر اس پر صبر کرنے کی ہمت ہے، تو دین کا کام کرو نہیں تو کاروبار سنبھالو!

---

1 ...... فتاویٰ حلیمیہ، ص ۴۵

- ایک مرتبہ فرمایا: بیٹے! الحمدللہ ہم نے جو پڑھا ہے اس پر عمل کی کوشش کی ہے۔
- ایک طالبِ علم نے آپ سے ورد وظیفہ مانگا، تو مفتی صاحب رحمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا: کتابوں پر محنت کرو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سرپرستِ دعوتِ اسلامی کے ملفوظات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کے ملفوظات ان کی مَدَنی سوچ کے ترجمان ہوتے ہیں جن سے سُننے والوں کو شریعت وطریقت کے آداب معلوم ہوتے ہیں، نیکیوں کی رغبت بڑھتی اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مفتی عبد الحلیم صدیقی رحمۃُ اللہِ علیہ کے علم وحکمت بھرے ملفوظات بھی ہمارے لیے راہ نُمائی کا سرچشمہ ہیں اور عوام و خواص کے لیے معلومات کا اَنمول خزانہ ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اِن ملفوظات کو پڑھنے، یاد رکھنے اور اِن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آیئے چند ملفوظات ملاحظہ کرتے ہیں:

- ایک شخص نے عرض کیا: حضور! اتنی بیماری، پریشانی ہے آپ سفر کم کریں اور تھوڑا آرام کرلیا کریں! مفتی صاحب نے جواب میں ارشاد فرمایا: مجھے اس چیز سے خوف آتا ہے کہ قیامت کے دن میرے رب نے مجھ سے یہ پوچھا: اے عبد الحلیم تو ویل چیئر پر (Wheel Chair) جاکر دینِ متین کی خدمت کر سکتا تھا، تو تو نے کیوں نہیں کی؟ تجھے کس چیز نے روکا؟
- دین کی خدمت کرنا چاہتے ہو تو دل بڑا رکھو، قوتِ برداشت پیدا کرو اور لوگوں کے طعنے برداشت کرو، لوگوں کی گالیاں کو برداشت کرو پھر فرماتے: بیٹا وہی ٹائر پنچر ہوتا ہے جو رننگ (Running) میں ہوتا ہے۔ جو ٹائر استعمال نہیں ہوتا، وہ پنچر بھی نہیں ہوتا۔ جو آدمی

حرکت میں ہوتا ہے لوگ اسے ہی پتھر مارتے ہیں۔ جو آدمی تنہائی میں بیٹھا ہو، لوگ اسے کچھ نہیں کہتے۔

- ❖ ہر حالت میں اپنے ایمان وعقیدے کو بچا کر رکھیے!
- ❖ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنے بزرگوں سے جو عقیدہ و مسلک دیا ہے، اس پر سختی سے قائم رہیں!
- ❖ ایک جامعہ کے استاذ صاحب کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اپنے طلبہ پر محنت کرو یہی تمہارا وظیفہ ہے، جب بوڑھے ہو جاؤ گے اور کوئی طاقت نہ رہے گی تو خوب وظیفہ کرنا۔
- ❖ ہم ایک سنی مسلمان ہیں، ہماری ذات سے اپنے تو کیا غیر کو بھی تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے۔
- ❖ ایک استاد کا کمال یہ ہے کہ اس کا ہر شاگرد یہ سمجھے کہ میرے استاد مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں، ایک پیر کا کمال یہ ہے کہ اس کا ہر مرید یہ سمجھے کہ میرا پیر مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز سے محبت

حضرت مفتی عبدالحلیم رضوی رحمۃُ اللہ علیہ کی صحبت پانے والا بخوبی یہ جانتا ہے کہ آپ سختی کے ساتھ نماز کے پابند تھے۔ سفر ہو یا حضر مفتی صاحب نماز کی نہ صرف پابندی کرتے بلکہ اپنے مریدوں اور ساتھ والوں کو بھی نماز کے لیے بیدار کرتے۔ ٹرین میں ہوں یا بیانات کے سلسلے میں کسی کے گھر پر قیام (ٹھہرنا) باقاعدہ خود جاکر ان کو نماز کے لیے جگاتے تھے۔ جب آپ چلنے سے معذور ہوگئے اور خود چلنا پھرنا آپ کے لیے مشکل ہو گیا، تو اذان ہوتے ہی مریدوں کو فرماتے کہ **بابو مسجد جاؤ! اذان ہو گئی ہے۔**

ٹرین کے سفر کے دوران مفتی صاحب بطورِ احتیاط ٹرین رُکنے پر ہی نماز ادا فرماتے تھے۔ اشاعتِ علم دین کے تحت مفتی صاحب کا مختلف شہروں کی طرف سفر رہا کرتا تھا۔ مفتی صاحب کو یہ بھی معلوم تھا کہ فلاں اسٹیشن پر قبلہ کس طرف ہے۔ دَدری میں کس طرف ہے، ناگپور اور ممبئ میں کس طرف ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ مفتی صاحب کو یہ بھی معلوم تھا کہ ناگپور سے دَدری (بہار) کے سفر میں کتنی دیر تک قبلہ کس جانب ہو گا۔ نماز کے اوقات کی پہچان میں بھی خصوصیت کے مالک تھے۔ بغیر گھڑی دیکھے بتا دیا کرتے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے یا اتنا وقت باقی ہے۔ راوی کہتے ہیں: مفتی صاحب بغیر موبائل دیکھے وقت بتاتے، ہم اسی وقت موبائل میں Prayer Time App میں دیکھتے تو وہی وقت ہوتا تھا جو مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا۔

مولانا مفتی وسیم اکرم مصباحی صاحب لکھتے ہیں: مفتی صاحب قبلہ (رحمۃُ اللہ علیہ) کہیں دور کے اسٹیشن سے سفر پر تھے، حضرت کا ٹکٹ اے سی میں تھا۔ اور اتفاق سے مجھے بھی اسی ٹرین میں رات میں سوار ہونا تھا، مجھے یہ علم تھا کہ مجھے جو ٹرین پکڑنی ہے اس ٹرین میں حضرت پہلے ہی سے تشریف فرما ہیں، البتہ میرا سفر غالباً جنرل ڈبے میں تھا، اب خواہش تھی کہ حضرت کی جتنی جلدی ہو سکے زیارت نصیب ہو جائے، لیکن رات کے وقت حضرت آرام فرما ہوں گے اس خیال سے اندر نہیں گیا، اور دوسری بات یہ بھی تھی کہ میرا ٹکٹ اے سی کوچ کا نہیں ہے، اب فجر کے وقت ٹرین ایک اسٹیشن پر رُکی، میں اپنے ڈبّے سے اتر کر جس ڈبے میں حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ تھے، اس کے دروازے کے سامنے ٹہلنے لگا کہ مجھے پتہ تھا کہ حضرت نماز کے لیے ضرور دروازے پر آئیں گے، بس ہوا بھی یہی کہ میں دروازے کے باہر کھڑا تھا کہ حضرت نے دروازہ کھولا اس حال میں کہ آپ کے ہاتھ میں ٹونٹی والا وہی سرخ لوٹا ہے جسے آپ سفر میں ساتھ رکھا کرتے تھے۔[1]

---

1 ......فقیہ اہلسنت کچھ یادیں کچھ باتیں، ص:۲۴

نکاح

آپ کی شادی زمانہ طالب علمی ہی میں ہو چکی تھی۔ کم عمری میں نکاح کرنے کا سبب یہ بنا کہ ایک مرتبہ آپ کی والدہ محترمہ رحمۃُ اللہ علیہا سخت بیمار پڑ گئیں ۔ وہ موت وحیات کی کشمکش سے گزر رہی تھیں۔ تو آپ کی والدہ محترمہ نے زور ڈال کر کہا کہ میری زندگی کا کیا بھروسہ ؟ کم از کم میری حیات ہی میں عبد الحلیم کا نکاح ہو جائے۔ یوں آپ کا نکاح ہو گیا۔

اَولاد

اللہ پاک نے آپ کو پانچ بیٹے اور ایک بیٹی عطا کی۔ شہزادوں کے نام یہ ہیں:

(1)عبید رضا(مرحوم)۔

(2)شعیب رضا قادری۔

(3)یونس رضا قادری۔

(4)علامہ مولانا مفتی یحیی رضا قادری نوری مصباحی، جانشینِ فقیہ اہل سنت۔

(5)مصطفی رضا قادری۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جانشینِ سرپرستِ دعوتِ اسلامی

مفتی عبد الحلیم رضوی اشرفی رحمۃُ اللہ علیہ کے شہزادوں میں جانشینی کا شرف جن کے حصے میں آیا، ان کا نام مفتی یحیی رضا مصباحی ہے۔ آپ کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

ولادت: آپ کی ولادت 1973ء میں ہوئی۔

بنگالی پنجہ کی رضا مسجد میں حضرت مفتی عبد الحلیم صاحب قبلہ امامت و خطابت فرماتے تھے۔ مولانا یحیی رضا صاحب نے ناظرہ قرآن یہیں ختم کیا۔ اسکول میں ساتویں کلاس تک تعلیم

حاصل کرنے کے بعد دینی تعلیم کے لیے والد گرامی نے پیر بخشُ اللہ شاہ اشرفی علیہ الرحمہ کے قائم کردہ ادارہ جامعہ اشرفیہ اظہار العلوم برہان پور میں داخل کیا۔ یہاں رہ کر مفتی محبوب اشرفی صاحب کے پاس فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھی۔ یہاں سے رخصت ہو کر الہ آباد پہنچے اور مفتی رحمت اللہ صاحب کے پاس رہ کر ابتدائی مفید کتابوں کا درس لیا۔ دارالعلوم قادریہ بدایوں میں بھی چند کتابیں پڑھیں۔ شیخ اسید الحق ازہری علیہ الرحمہ شہید بغداد آپ کے ہم سبق رہے۔

1993ء میں اہل سنت کی مرکزی درسگاہ الجامعۃُ الاشرفیہ مبارک پور چلے گئے۔ چھ سالوں تک یہاں رہ کر درس نظامی کے اسباق مکمل کیے۔ 1999ء میں اکابر علمائے کرام و مشائخ عظام کے ہاتھوں دستار فضیلت سے نوازے گئے۔

تدریسی خدمات: فراغت کے بعد مفتی یحیٰی رضا مصباحی صاحب نے جامعہ ضیائیہ فیضُ الرضا دَدری سیتا مڑھی بہار میں دو سال تدریسی خدمات انجام دی۔ یہاں کی فضا طبیعت کے موافق نہ پا کر سدی پیٹ (آندھرا پردیش) کے دینی ادارے دار العلوم انوارِ مصطفٰے میں تدریسی منصب پر فائز ہوئے۔ سدی پیٹ سے رخصت ہوئے تو ممبئی میں (عاشقان رسول کی دینی تحریک) دعوتِ اسلامی کے مرکزی ادارہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ کنزُ الایمان میں درس و تدریس سے وابستہ ہوئے، تاحال 2023 وہیں منصب تدریس پر فائز ہیں۔

مشق افتاء: الجامعۃُ الاشرفیہ میں جماعت رابعہ میں زیر تعلیم تھے، اسی زمانے سے والد صاحب کے پاس آنے والے استفتا کے جوابات تلاش کرتے، جواب لکھتے، والد صاحب کو دکھاتے، والد صاحب جہاں ضرورت محسوس کرتے اصلاح کر دیا کرتے تھے۔

بیعت وارادت: بچپن میں ہی شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے مرید ہوئے۔ آپ کو درج ذیل بزرگوں سے اجازت و خلافت حاصل ہے:

(1)والد گرامی حضور فقیہ اسلام مفتی عبد الحلیم رضوی اشرفی علیہ الرحمہ

(2)نبیرہ اعلیٰ حضرت حضور امین شریعت علامہ سبطین رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ

(3)شیخ الاسلام حضور سید مدنی میاں اشرفی مدظلہ العالی

(4)اشرف الفقہا مفتی مجیب اشرف رضوی علیہ الرحمہ

(5)شیخ محمد عارف ضیائی مدنی

(6)نبیرہ اعلیٰ حضرت حضور منان رضا عرف منانی میاں دام ظلہ

خلافت و جانشینی: 2014ء کے سالانہ جلسہ کے موقع پر جامعہ ضیائیہ فیضُ الرضا ددری کے اسٹیج سے حضور فقیہ اسلام رحمۃُ اللہ علیہ نے آپ کی خلافت و جانشینی کا اعلان کیا۔[1]

سرپرستِ دعوتِ اسلامی کا مقام علمائے کرام کی نظر میں

سراج الفقہا محقق مسائل جدیدہ مفتی نظام الدین رضوی مصباحی

شیخ الحدیث الجامعۃُ الاشرفیہ وناظم مجلس شرعی مبارک پور، اعظم گڑھ

حضرت مولانا مفتی عبد الحلیم اشرفی رضوی جماعت اہل سنت کے اکابر علمائے کرام سے تھے۔ اسلاف کا نمونہ اور اشرفیت ورضویت کے حسین سنگم تھے۔ فقہی و فرعی اختلافات سے کوسوں دور اور دعوت و تبلیغ کی دنیا میں مصروف عمل تھے۔ متعدد اوصاف و کمالات اور خوبیوں کے جامع تھے، متقی، پرہیز گار، کم گو اور ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ کی عملی تفسیر تھے، پوری زندگی درس و تدریس، فتویٰ نویسی اور رشد و ہدایت میں گزاری۔

1 ......: فقیہ اسلام حیات وکارنامے، ص: ۲۰۲تا۲۰۴

مفتی صاحب رحمۃُ اللہ علیہ ایک بہترین استاد اور مفتی بھی تھے۔ جامعہ منظر اسلام بریلی شریف اور جامعہ عربیہ ناگ پور میں تدریس وافتا کی خدمت انجام دی، سیکڑوں تلامذہ کے ساتھ ان کے فتاوی کا مجموعہ فتاوی حلیمیہ ان کی درسی وفتوی نویسی کی زندگی کی اہم یادگار ہیں۔ مفتی صاحب رحمۃُ اللہ علیہ ایک کامیاب داعی و مبلغ تھے۔ ایک داعی کو جن اوصاف کا حامل ہونا چاہیے اس کی بہترین مثال تھے، پوری زندگی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے پلیٹ فارم سے تبلیغی خدمات انجام دیتے رہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

عمدۃ المحققین خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی صاحب

ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، یوپی

حضرت مفتی عبد الحلیم اشرفی رحمۃُ اللہ علیہ نے خدمات، کارناموں اور مساعی جمیلہ سے لبریز زندگی گزاری، تدریس، تقریر، مناظرہ، افتا، دعوت و تبلیغ، بیعت وارشاد، تعمیر مدارس و مساجد ہر جہت سے انہوں نے تقریباً 65 سال تک دینِ متین کی نمایاں خدمات انجام دیں۔

عزیزِ ملت شہزادۂ حافظ ملت مولانا عبد الحفیظ عزیزی صاحب

سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

اہلِ سنت و جماعت کے صف اول کے عالم دین حضرت مولانا مفتی عبد الحلیم رضوی اشرفی رحمۃُ اللہ علیہ بہت ساری خوبیوں اور گوناگوں اوصاف و کمالات کے جامع تھے۔ جید عالم و

مفتی ہونے کے ساتھ بہترین داعی و مبلغ، تحریکِ دعوتِ اسلامی ہند کے سرپرست و مربی تھے۔ تقویٰ و طہارت میں اپنی مثال آپ تھے۔ ان کا سانحہ ارتحال "مَوتُ العَالِمِ مَوتُ العَالَم" کا مصداق ہے۔

حضرت مولانا مفتی اشرف رضا قادری نوری صاحب

مفتی و قاضی ادارہ شرعیہ مہاراشٹر ممبئی

فقہاے اسلام و مفتیان کرام دامت برکاتهم السامية وفيوضاتهم العالية میں نمونہ اسلاف حضرت بابرکت مبلغ اسلام، مناظر اہل سنت، پیر طریقت، الشیخ مفتی محمد عبد الحلیم رضوی اشرفی سرپرست اعلی دعوت اسلامی ہند حضرت مفتی (عبد الحلیم) صاحب حفظه الله الحافظ الحفيظ القوی جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف کے ممتاز فارغین میں سے ہیں۔ سرکار مفتی اعظم ہند و اکابر علمائے بریلی سے تدریس و افتا کی تربیت پائی۔ اور پھر تاحیات حکمت و دانائی اور صبر و تحمل کے ساتھ مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ و اشاعت فرماتے رہے۔ جماعت میں الجھے اُمور اور ناگفتہ بہ حالات کو سلجھانے اور اختلافات کو ختم کرانے و فضا کو ہموار کرنے میں آپ کو درک و کمال حاصل تھا۔ آپ نے بد مذہبوں سے کئی مناظرے تحریری و تقریری فرمائے بفضلہ تعالیٰ اہل سنت کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ سبحان رضا خان سبحانی میاں

(سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف یوپی)

مفتی عبد الحلیم رضوی کے سانحہ ارتحال کی خبر سے واقعی دلی صدمہ پہنچا ہے۔ جماعتِ اہل سنت کے صف اول کے علماو مشائخ کا یکے بعد دیگرے دنیا سے رخصت ہوتے جانا

ہمارے لیے نہایت غم وافسوس اور تشویش کا باعث ہے ابھی جلد ہی ہم نے کئی جلیل القدر علماو مشائخ کو رخصت کیا ہے ایسے میں اچانک بزرگ اور صفِ اول میں شمار کئے جانے والے معروف عالم دین و مفتی حضرت علامہ و مولانا عبد الحلیم صاحب اشرفی رضوی کا اس دار فانی سے کوچ کر جانا نہایت ہی دلخراش خبر ہے۔ مفتی صاحب مرحوم میرے جد کریم تاجدار اہلسنت سیدی سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے خلیفہ، میرے دادا جان سیدی سرکار مفسر اعظم ہند حضرت علامہ محمد ابراہیم رضا خان جیلانی میاں اور میرے والد بزرگوار ریحانِ ملت حضرت علامہ ریحان رضا خان رحمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی شاگردوں میں سے ایک تھے۔ یادگارِ اعلیٰ حضرت جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں کئی برس رہ کر نہایت انہماک کے ساتھ تعلیم حاصل کی۔ پھر کچھ عرصہ یہاں تدریسی فرائض بھی انجام دیئے۔ موصوف ایک حلیم الطبع اور صوفی صفت عالم و مفتی تھے۔ مسلکِ اعلیٰ حضرت کے مخلص ناشر و مبلغ تھے۔

مولانا محمد شفیق الرحمن عزیزی مصباحی صاحب

سربراہ اعلیٰ دارالعلوم جمداشاہی، ضلع بستی یوپی

حضرت علامہ و مولانا مفتی عبد الحلیم صاحب قبلہ رضوی اشرفی کی زندگی کا ہر لمحہ عشقِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں گزرا، آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے، آپ ایک اچھے عالمِ دین کے ساتھ ملت کے عظیم فقیہ بھی تھے، آپ کی زندگی مسلکِ اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت ہی میں صرف ہوئی، آپ نے ہمیشہ اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے دشمنانِ مسلکِ اعلیٰ حضرت کو دندانِ شکن جواب دیا۔

حضرت مولانا سید معین الدین اشرف اشرفی جیلانی صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف، یوپی

خلیفہِ مفتی اعظم ہند، محسن و سرپرست دعوت اسلامی، آبروئے علم و علما، پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت، عالمِ ربانی، مفتی دوراں، نجمُ الفقہا، مصباحُ الاتقیا، دنیائے سنیت کی عبقری شخصیت، عاملِ شریعت، حاملِ طریقت، پیکرِ اخلاق و اخلاص حضرت علامہ و مولانا مفتی عبد الحلیم صاحب کی رحلت کی خبر سے صدمہ عظیم ہوا۔ آپ درس و تدریس کے تاج دار، عالم باعمل اور اسلاف کے یادگار تھے، نصف صدی سے زائد پر محیط آپ کی درسی، تبلیغی، تقریری، تحریری خدمات سے ہزاروں بندگان خدا فیض یاب ہوئے۔ آپ شریعت کے کوہ محکم اور نخلستان معرفت کے شجر تناور تھے۔ آپ کا شیوہ احقاق حق و ابطال باطل تھا، آپ کے اعمال حسنہ اور خصائل حمیدہ کے نقوش کو فراموش نہیں کیا جاسکتا، آپ اپنی دینی خدمات اور علمی کارناموں کی وجہ سے بعد وفات بھی زندہ ہیں اور ان شاءاللہ زندہ رہیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سرپرستِ دعوتِ اسلامی کے متعلق بانیِ دعوت اسلامی کے جذبات

فقیہ اہل سنت، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃُ اللہ علیہ اور امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ باہم بہت محبت اور شفقت کا معاملہ رکھتے تھے۔ 12 رمضان المبارک 1442ھ کی شب کو مفتی عبد الحلیم صاحب کے انتقال پر ملال پر امیر اہل سنت کے جذبات کچھ اس طرح کے تھے:

حضرت علامہ مفتی عبد الحلیم صاحب رحمۃُ اللہ علیہ دعوت اسلامی کے بہت بڑے محسن ہیں، انہوں نے ہند میں ہماری بہت مدد فرمائی ہے، ایک ایسا دور ہم پر گزرا ہے کہ ہند میں دعوت اسلامی کے متعلق ہمارے بارے میں کافی الٹی سیدھی باتیں ہو رہی تھیں، وہاں کی گورنمنٹ کی طرف سے کوئی مسائل نہیں تھے، بس بعض افراد نے وہاں کے لوگوں میں کچھ غلط فہمیاں پھیلا دی تھیں، ماشاءاللہ مفتی عبد الحلیم صاحب نے بڑی شفقت فرمائی، ہند کے علمائے کرام کے پاس جا جا کر ان کو سمجھایا اور ان کی غلط فہمیاں دور کیں اور بھی کئی ایسے احباب ہوں گے کہ جنہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہو گا، لیکن میں مفتی صاحب کو ان سب میں فرسٹ نمبر دوں گا۔

مفتی صاحب رحمۃُ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ افسوس! **مجھے دعوت اسلامی بڑھاپے میں ملی، کاش! جوانی میں مل جاتی تو اس کے لیے کام کرتا**"۔ مگر بزرگی کے باوجود بھاگ دوڑ اتنی کرتے تھے کہ جوان کو تھکا دیں، مبالغۃً یوں کہہ سکتے ہیں کہ سارے ہند میں سفر کرتے رہتے تھے۔ دعوتِ اسلامی کے لیے مفتی صاحب کی بہت خدمات ہیں، اللہ پاک قبول فرمائے۔ میں اُن دنوں میں کہا کرتا تھا کہ دعوت اسلامی کے تعلق سے جیسے ہند میں حضرت مفتی عبد الحلیم صاحب ہیں، ہمارے ملک میں کوئی ایسا عالم دین نہیں ہے۔ مجھ سے بہت محبت و شفقت فرمایا کرتے تھے، ایک بار عرب امارات میں مجھ سے ملنے کے لیے تشریف لے آئے تھے، بہت محبت فرمایا کرتے تھے۔

بیماری میں بھی حُقوقُ اللہ کی پاسداری

مفتی صاحب ہارٹ کے مریض تھے، بیماری کی وجہ سے کافی پریشانیوں کا سامنا رہتا مگر اس

حالت میں بھی نمازوں کا اہتمام فرماتے، جب کمزوری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن نہ رہا تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھتے۔

سفر ہو یا حضر کبھی بیماری کی وجہ سے فرض روزہ ترک نہیں کیا اور آخری عمر تک پابندی سے روزہ رکھتے رہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں مفتی صاحب کی سیرت سے درس حاصل کرنا چاہیے، آج کوئی ذرا سا بیمار کیا ہوا، ہلکا سا بخار یا سر درد ہوا، روزہ چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ ایسی ہلکی سی بیماری پر روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ ہم پر لازم ہے کہ جب تک روزہ رکھنے کی طاقت ہے پابندی سے روزہ رکھیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

وصالِ پُر ملال

مناظر اہل سنت، سرپرستِ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی عبد الحلیم صاحب قبلہ رحمۃُ اللہ علیہ 12 رمضان شریف 1442ھ کی شب 9 بج کر 45 منٹ پر وجے واڑاہ، آندھرا پرادیش میں دنیائے فانی سے رحلت کر گئے۔ انا للہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اللہ پاک ان کی خدمات دینیہ کو شرف قبولیت عطا فرما کر اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تعارفِ مجلس مزاراتِ اولیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ دنیا بھر میں مَدَنی کام کو منظم کرنے کے لیے

تقریباً 103 سے زیادہ مجالس قائم ہیں، انہی میں سے ایک "مجلسِ مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ درج ذیل خدمات انجام دے رہی ہے۔

(1) یہ مجلس اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام کے راستے پر چلتے ہوئے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہونے والے اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کیلیے کوشاں ہے۔

(2) یہ مجلس حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر ونعت کرتی ہے۔

(3) مزارات سے مُلحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور اس کا درست طریقہ نیز سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں سکھائی جاتی ہیں۔

(4) عاشِقانِ رسول کو حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں مثلاً باجماعت نماز کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، درسِ فیضانِ سنت دینے یا سننے، صاحبِ مزار کے اِیصالِ ثواب کیلیے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ "نیک اعمال" نامی رسالہ پُر کرکے ہر عیسوی ماہ کی ابتدائی دس تاریخوں کے اندر اندر اپنے ذِمہ دار کو جمع کرواتے رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

(5) "مجلسِ مزاراتِ اولیا" ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کا تحفہ بھی پیش کرتی ہے اور صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفَا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کام وغیرہ سے آگاہ رکھتی ہے۔

(6) مزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں کو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی عطا کردہ نیکی کی دعوت بھی پیش کی جاتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں تاحیات اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کا ادب کرتے ہوئے ان کے در سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ہستیوں کے صدقے دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مزاراتِ اولیاء پر لگائے جانے والے تربیتی حلقوں کے موضوعات:

حلقہ نمبر 1: مزاراتِ اولیاء پر حاضری کا طریقہ

حلقہ نمبر 2: وضو، غسل اور تیمم کا طریقہ

حلقہ نمبر 3: نماز کا سبق

حلقہ نمبر 4: نماز کا عملی طریقہ

حلقہ نمبر 5: راہِ خدا میں سفر کی اہمیت (مدنی قافلوں کی تیاری)

حلقہ نمبر 6: درست قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ

حلقہ نمبر 7: نیک بننے اور بنانے کا طریقہ (نیک اعمال)

ہدایات: مدنی حلقہ مزار کے احاطے کے قریب ہو جس میں دو خیر خواہ مقرر کیے جائیں جو دعوت دے کر زائرین کو حلقے میں شرکت کروائیں۔ ہر حلقے کے اختتام پر انفرادی کوشش کی جائے اور اچھی اچھی نیتیں کروائی جائیں اور نام و نمبرز مدنی پیڈ پر تحریر کیے جائیں۔

مزاراتِ اولیاپر مدنی حلقوں میں دی جانے والی نیکی کی دعوت:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ کو مَزار شریف پر آنا مبارک ہو ، الحمدُ لِلّٰہ الکریم ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے سُنَّتوں بھرے مَدَنی حلقوں کا سِلْسِلہ جاری ہے ، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے ، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کی طرف بڑھتے چلے جارہے ہیں ، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا ، اِن اَنمول لمحات کو غنیمت جانئے اور آیئے ! اَحکامِ الٰہی پر عمل کا جذبہ پانے ، مصطَفٰے جانِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّتیں اور اللہ کے نیک بندوں کے مَزارات پر حاضری کے آداب سیکھنے سکھانے کے لیے مَدَنی حلقوں میں شامل ہو جایئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مالامال فرمائے۔[1] اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نیک بندے کی پہچان کیا ہے؟

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: بے شک لوگوں میں سے وہ لوگ بُرے ہیں جن سے لوگ محض ان کے شر کی وجہ سے بچتے ہوں۔ (مؤطاامام مالک، 2/403، حدیث:1719) مزید نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو اللہ پاک یاد آجائے اور اللہ پاک کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔ (مسند امام احمد، 6/291، حدیث:18020)

1 ...... مزارات اولیاء کی حکایات، ص ۳۲

ماخذومراجع

نمبرشمار	ماخذومراجع	مطبوعہ
.1	القرآن الکریم	مکتبۃُ المدینہ
.2	تفسیر صراط الجنان	مکتبۃُ المدینہ
.3	سنن ابنِ ماجہ	دارالمعرفہ بیروت
.4	مستدرک علی الصحیحین	دارالمعرفہ بیروت
.5	شعب الایمان	دارالکتب العلمیہ بیروت
.6	فردوسُ الاخبار	دارالکتاب بیروت
.7	فتاویٰ حلیمیہ	آل انڈیا حلیمی فاؤنڈیشن
.8	مزارات اولیاء کی حکایات	مکتبۃُ المدینہ
.9	جہان فقیہ اسلام	جماعت رضائے مصطفیٰ
.10	رسالہ قُشیریہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
.11	احیاء العلوم (مترجم)	مکتبۃُ المدینہ
.12	فقیہ اہلسنت کچھ یادیں کچھ باتیں	

علمِ نافع

مروی ہے کہ اللہ پاک نے حضرتِ سیدنا داوٗد علیہ السّلام کی طرف وحی فرمائی: اے داوٗد! علم نافع حاصل کرو۔ عرض کیا: الٰہی! علم نافع کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: علم نافع یہ ہے کہ تم میرے جلال، میری عظمت، میری کبریائی اور ہر شے پر میری کمال قدرت کی معرفت حاصل کرلو کیونکہ یہ تمہیں مجھ سے قریب کرے گا۔ (مختصر منہاج العابدین، علم کا بیان، ص19)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ جائزہ لیتے ہوئے ”نیک اعمال“ کا رسالہ پُر کرکے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجیے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰه۔ اپنی اِصلاح کے لیے رسالہ **”نیک اعمال“** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **”مَدَنی قافلوں“** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه۔

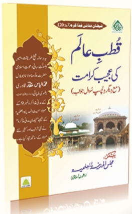

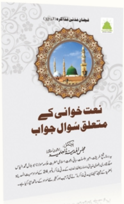

MRP
₹ 28/-

DAWATEISLAMI INDIA

FGN Channel
Dekhte Rahiye

مکتبۃ المدینہ ہند
MAKTABATUL MADINA INDIA

Delhi : 421, Urdu Market, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-110006 +91-8178862570
Mumbai : 19/20, Mohammad Ali Road, Opp. Mandavi Post Office, Mumbai-400003 +91-9320558372
Ahmedabad : Faizane Madina, Tinkonia Bagicha, Mirzapur, Ahmedabad-380001 +91-9327168200
Nagpur : Opp. Garib Nawaz Masjid, Saifi Nagar Road, Mominpura, Nagpur-440018 +91-9326310099
www.maktabatulmadina.in feedbackmmhind@gmail.com
For Home Delivery of Books Please Contact on (T&C Apply) +91-9978626025